9582/62

بسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام درج ذیل مسائل کے بارے میں!

۱۔ مستورات کا تبلیغ کے لئے گھر سے باہر نکلنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ مدارس بنات میں تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟
اگر جائز ہے تو اس کی کوئی شرائط بھی ہیں؟
بندہ اپنی ہمشیرہ کو مدرسۃ البنات میں داخل کرانا چاہتا ہے اور مدرسہ گھر سے تقریباً 15 سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

۳۔ کیا وہ مدرسہ میں 40 دن تک قیام کرسکتی ہے؟ یا نہیں؟
یا روزانہ آنا جانا ہوگا؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۲/۱۳۴۷
مورخہ

المستفتی: عبدالرحمن مینوی
درجہ ثالثہ / اردو (ب)
داخلہ نمبر ۱۴۷۹
موبائل نمبر 0302-8087688

(جواب منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیے)

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)... مستورات کے تبلیغ میں جانے کی شرعی حیثیت معلوم کرنے کے لئے منسلکہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)... لڑکیوں کا بنات کے مدرسہ میں چند شرائط کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا جائز ہے، شرائط درج ذیل ہیں:

(۱)... لڑکیوں کا مدرسہ، صرف لڑکیوں کے لئے ہی مخصوص ہو، مخلوط تعلیم نہ ہو اور مردوں کا وہاں آنا جانا اور عمل دخل ہرگز نہ ہو۔

(۲)... تعلیم گاہوں تک خواتین کے آنے جانے کا شرعی پردے کے ساتھ ایسا محفوظ انتظام ہو کہ کسی مرحلے میں بھی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔

(۳)... نیک کردار پاک دامن عورتوں کو تعلیم و تربیت کی خدمت کے لئے مقرر کیا جائے، اگر ایسی معلمات نہ مل سکیں تو بدرجۂ مجبوری، نیک صالح اور قابلِ اعتماد مردوں کو مقرر کیا جائے جو پس پردہ خواتین کو تعلیم دیں اور ان کی بھی پوری نگرانی کی جائے۔

(۴)... زنانہ مدارس کے ان حالات کی کڑی نگرانی اور مفاسد و فتن کی روک تھام کا اہتمام تقویٰ اور احتیاط کے قابلِ اعتماد معیار کے مطابق ہو (مأخذۂ التبویب ۲۳۳؍۲۴)

(۳)... واضح رہے کہ بالغ لڑکیوں کا دینی تعلیم کے حصول کے لئے مدرسہ میں رہائش اختیار کرنا اگر شرعی پردہ کے ساتھ ہو تب بھی موجودہ حالات کے لحاظ سے فتنہ سے خالی نہیں، اس لئے بہتر یہی ہے کہ بالغ لڑکیوں کے لئے ان کے گھروں تک پردے کے ساتھ آنے جانے کا انتظام کیا جائے اور ان کا مستقل قیام اپنے گھروں میں اپنے والدین کی زیرِ نگرانی رہے تاکہ وہ ان کی خبر گیری کر سکیں اور مدرسہ کی تعلیم کو بھی جاری رکھا جائے (مأخذۂ التبویب ۱۳؍۵۹) البتہ اگر روزانہ آنا جانا ممکن نہ ہو اور مذکورہ بالا شرائط کے مطابق لڑکیوں کے لئے مدرسہ میں رہائش کا اطمینان بخش انتظام کیا جائے تو سخت احتیاطی تدابیر کے ساتھ فی نفسہٖ اسکی بھی ممانعت نہیں ہے۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

لمافی تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (١ / ١٣٩):

ولا يحضرن الجماعات) قال العيني - رحمه الله - ويدخل في قوله الجماعات الجمع والأعياد والاستسقاء ومجالس الوعظ ولا سيما عند الجهال الذين تحلوا بحلية العلماء وقصدهم الشهوات وتحصيل الدنيا-----------------------

وفی البحر الرائق شرح كنز الدقائق وتكملة الطوري (١ / ٣٨٠):

(قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالى {وقرن في بيوتكن} [الأحزاب: ٣٣] وقال - صلى الله عليه وسلم - «صلاتها في قعر بيتها أفضل من صلاتها في صحن دارها وصلاتها في صحن دارها أفضل من صلاتها في مسجدها وبيوتهن خير لهن» ولأنه لا يؤمن الفتنة من خروجهن أطلقه فشمل الشابة والعجوز والصلاة النهارية والليلية قال المصنف في الكافي والفتوى اليوم على الكراهة في الصلاة كلها لظهور الفساد ومتى كره حضور المسجد للصلاة فلأن يكره حضور مجالس الوعظ خصوصا عند هؤلاء الجهال الذين تحلوا بحلية العلماء أولى. ذكره فخر الإسلام اهـ.

وفی منحۃ الخالق(١ / ٣٨٠):

حضور النساء الجماعات ومجالس الوعظ(قوله وقد يقال هذه الفتوى إلخ) قال في النهر فيه نظر بل مأخوذ من قول الإمام وذلك أنه إنما منعها لقيام الحامل وهو فرط الشهوة غير أن الفسقة لا ينتشرون في المغرب؛ لأنهم بالطعام مشغولون وفي الفجر والعشاء نائمون فإذا فرض انتشارهم في هذه الأوقات لغلبة فسقهم كما هو في زماننا بل تحريهم إياها خوف التراثي كان المنع فيها أظهر من الظهر وإذا منعت عن حضور الجماعة فمنعها من حضور الوعظ والاستسقاء أولى وأدخله العيني - رحمه الله - في الجماعات وما قلناه أولى. واللہ اعلم بالصواب

محمد ندیم

بندہ محمد ندیم غفرلہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

۲۸ مارچ ۲۰۱۰ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲۳/۴/۱۴۳۲ھ

(مہر: مفتی ... دار العلوم کراچی)

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۲۳/۴/۱۴۳۲

(مہر: دار الافتاء، فتویٰ نمبر ۵۲/۱۳۴ ... ۳۲/۴/۲۳)

Scanned by CamScanner